

فَوَاللَّهِ لَاحِرٌّ تَحْرُفُ حُجْرًا وَابْنُ حُجْرٍ (مَكِّي)

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ

— (بی) —

مَدَامُ الْكَرِيمِ

قصيدة البردة

شعبه مطبوعه

مترجمہ فضل حسین شمس الدین علی سندس عمر بی گورنمنٹ ای سی سکولان سٹوٹ

عمر بن الخطاب

از کتاب

نہایت اور چاہے

ان اوراق کو میں اپنے قیمتی تحفہ - علم و مست - نیک دل - تقویٰ شہار
نور الدین علی بھائی ابراہیم صاحب نور الدین کے نام میں

مستحق کرتا ہوں

اشرف المودعی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَسِيَا حِيَه

قصیدۃ البرودۃ کے مصنف شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید المصری البصری
بو شہر کے رہنے والے ایک بزرگ تھے ستم ہجریہ میں پیدا ہوئے اور ۶۹۵ھ ہجریہ میں
اصل ٹکاب بٹا ہوئے۔ اپنے زمانہ کے اساتذہ میں ان کا شمار تھا۔ انکی شہرت زیادہ تر فنیہ
قصائد کی وجہ سے تھی۔ دیگر قصیدوں کے علاوہ انکے تین قصیدے بہت مشہور ہیں۔
ان میں ایک قصیدہ ہذا ہے۔ دوسرا قصیدہ اہمزیا اور تیسرا قصیدہ فخر المعاد ہے۔ جو
عرب کے مشہور شاعر اور قرن اول کے مسلم الثبوت اوستا و کعب بن زہیر کے قصیدہ بابت
کی معاضت میں لکھا گیا ہے۔ یہ تینوں قصیدے نعتیہ ہیں۔

اس قصیدے کی تصنیف کا سبب یوں بیان کیا جاتا ہے کہ مصنف لقوے کے
عارضے میں مبتلا ہوئے نصف بدن ناقابل حرکت ہو گیا اور یہ چلنے پھرنے سے معذور
ہو گئے نہ حکما کی مسحاتی پہلی نہ چارہ سازوں کی چارہ سازی یہاں تک کہ خود بھی حرکت
نا امید ہو گئے۔ بالآخر آدمی غیب نے دلیس ڈالی کہ اب اس بارگاہ کا قصد کر دکھ جہاں کا
سائل کبھی پہنچ نہ سکتا ہے۔ اپنے اس ترجمان کے وسیلے سے عرض حاضر شروع
در بار نبوی کے در پر جا اڑے۔ اپنے اس ترجمان کے وسیلے سے عرض حاضر شروع
کی اور ایک مدت تک اس قصیدے کا ورد کیا۔ بالآخر دریائے حرم رنمہ للعالمین جو شریک

ایک است اُنہوں نے شہنشاہ ہردوسرا کو خواب میں دیکھا آپ نے اُسے مظلوم قصیدہ
پر دستِ شفا پھیرا اور انہیں ایک چادر ڈال دیا۔ اس پر ازبشارت خواب کو دیکھتے ہی پیر
اُسے معلوم کیا تو انہیں اتھو تھو تھو اور نہ وہ چلنے پھرنے سے سہ روز چنانچہ اس قصیدے کا نام
قصیدۃ البرود رکھا گیا۔

یوں تو اس قصیدے کی عربی، انگریزی اور اردو میں شرحیں لکھی جا چکی ہیں مگر کسی
اردو نظم میں اس کا ترجمہ نہیں کیا۔ اردو زبان نے چند صدیوں میں جو وسعت پیدا کر لی ہے اور کم و
بیش ہندوستان کے ہر خطے میں جو اسکا پلن پلن بدن بڑھتا جا رہا ہے وہ محتاج بیان نہیں اور
یہ امر مسلم ہے کہ ہر زبان میں عوام کو جو لطافت اور دلچسپی نظم سے حاصل ہوتی ہو وہ نظم حاصل ہونی ناممکن ہے
اردو کے ساتھ ساتھ عربی کا شوق بھی عوام کے دلوں میں پیدا ہوا۔ اس خیال کو میں نے
اپنی مباحث کے موافق اس ترجمے میں کوشش کی ہے۔

ایسی خدمتوں کے صلے میں بارگاہ نبوی سے جو کچھ امید ایک گناہگار کر سکتا ہے اگر میں
بھی ویسی ہی امیدیں کروں تو حجابِ ہوگی خود مصنف بھی ایک جگہ فرماتے ہیں

خَلِّ مَتْلُہٗ بِمَلِیْجِ اسْتَقِیْلُ بِہٖ ذُنُوبٌ عَمْرُ مَعْنٰی فِی الشَّعْرِ وَالْخَدَمِ
اُس عمر کے گز سے میں رُح کر کے اُنکی طالبائے عفو کا جو شعر و خدم میں گذر

کیا میں اور کیا میری ہستی! کہاں تصنیفات اور کہاں میں ناچنے اچھست خاکِ بااعمال پر
مگر اہل وطن کی عیب پوش طبیعتوں اور جوش انگیز طینتوں سے امید ہے کہ میری بربادی
کو ملحوظ رکھتے ہوئے میری ہمت بڑھائیں گے اور میری غلطیوں کو مقتضائے بشریت پر
محمول کر کے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ میرا دل کھلے اور میں اس میدان میں اپنی امیدیں
مکملاتی جو لان کر سکوں۔

اخیر میں میں اپنے اُن کرم فرما شفقتوں کا دل و مشکور ہوں جنہوں نے اس ناچیز خدمت کے انجام دینے میں میری مدد فرمائی۔ سب سے پہلے میں اُن صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس خدمت کی طرف ترغیب دی۔ زان بعد جناب الفصح الفصحی اشعر اشعر ذاکر اہل بیت نبوی جناب استاد ذی الجلال السید فیروز الحسن میر زیدی الواسطی زاد مجدّد۔ جناب علامہ مولوی ڈاکٹر زاہد علی صاحب (مولوی فاضل۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی مدرس سسری نظام کالج حیدر آباد دکن) اور جناب فاضل منشی نصیر میاں صاحب (مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی سکول سورت) کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ ان شفقتوں نے اس ترجمے کا قبل از طبع مطالعہ فرمایا مگر مجھ پر از حد کرم فرمایا ہے۔ معافیہ کہ دنیا بھی ضروری ہے کہ میری جہانی و روحانی بنیاد جس حسن کی کرم فرمایوں پر قائم ہے۔ میری اہلی کا صحیح معنی میں جو باعث ہے جس کے دوران دنیا و مرشقانہ بڑا و کامیں نتیجہ ہوں اُس مجسمہ نیکلی اعنی اپنے عم بزرگوار فخر الدین مظللہ العالی کے احسانات ہی کا باعث ہے جو میں اپنے میرا تہی ہست پاتا ہوں کہ اپنی ناچیز خدمت کو اہل علم کے سامنے پیش کروں
وَهَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝

چنانچہ اس ناچیز خدمت کو اہل وطن اور خصوصاً اہل علم کے سامنے پیش کر کے نظر قبول کا امیدوار ہوں۔

گر قبول فتد رہے عز و شرف

الملائیکۃ المحقّقون

تفضل ابن الفاضل المقدّس فضل حسین لٹری

قضية البرق مع منظر

مَرْجُوتٌ دَمْعًا حَرِيًّا مِنْ مُتَقَلِّبِينَ
جَوَانِحُ سَمِيرٍ كَرِيْمٍ نَحْوِ بَرِيْ

وَأَوْمَضُ الزُّرَىٰ فِي الظُّلُمِ الْأَعْمَىٰ
افلت میر! کہ بجلی بجلی سوئے اعمیٰ

اور دل سے محمودی کیوں تیرے نہیں ملتی

مَا بَالُكُمْ مُتَّعِجِينَ فِيهِ وَمُضْطَرِبِينَ
جب آنکہ بہ روزی ہوا رد دل میں تڑھارت

وَلَا أَرُودُ لِيَذْرَ الْبَاقِ وَالْعَالَمِ
سرد اور اضمیعی زمین راقی نہ جالتا ہوں

يَا عَلَيْكَ عَذْرُوقُ الدَّجَجِ وَالسَّمَاءِ
اشْكركم ومرضيه و دونوں عادل گوادر بنج

ملنے دیے کے قریب ایک مقام ہے "ا" کے ایک موضع ہے "ا" کے حوالہ میں ایک پہاڑ ہے "ا" نوٹ۔۔۔ ذی سلم کا نام۔ ضم و فہد و سقامت عم نام و مخرج نوی کی نصیب میں استعمال کے لئے جاتے ہیں۔ عمل کا نسبت ہوتے۔ سنات کا لطف استاد ہے کہ یہ تصدیق و مخرج نوی میں لکھا جائیگا علم البیوع میں اسے براۃ الاستیصال کہتے ہیں۔

وَأَثَبْتُ الْمَجْدُحِي غَدْرَهُ وَضَعِي

ڈال میں رخ پتیرے آنسو کی لائسی کی

لَعَمْرُكَ سَكِيفٌ مِّنْ أَهْوَىٰ فَارَقَنِي

ہاں یاد کے شبکو محبوب نے جگایا

بَالَدٍ فِي الْمَوْتِ الْعَذِيرُ مَعْدِي سِرَّةٌ

سن میرا عذر ناصح غدر تھی سا کیوں ہوں عاشق

عَدَّتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَدِيرٍ

آگاہ میری حالت سے تو ہے دشمنوں سے

مَحْضَتْنِي النَّصِيحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

مجھے ہے تیری نصیحت میں کب ہوں لگ سستا

إِنِّي أَهْمْتُ نَصِيحَ النَّيِّبِ فِي عَذَلِي

ناصر بنا بڑھا پا دی میں نے اس کو کہنت

فَإِنِّ أَقَارَنِي بِالسُّوءِ مَا أَعْطَتْ

اسوس نفیس آمارہ کی تھی یہ جہاں لست

مِثْلُ الْبَهْمَارِ عَلَى خَدِّكَ الْعَفْوُ

آفت نے دو لکیریں غنیمت دہشت رخسار میں

وَالْحُبُّ يُغَيِّرُ ضُرَّ اللَّذَائِبِ يَا أَلْ لَهِ

غم در میان لذت دامن ہے عشق لانا

مِنْ يَدِ الْيَاكِلِ لَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَكْلَمْ

انصاف کر کرے تو ہوں میں نہ دم کے لائن

عَنِ الْوَسَاةِ وَلَا دَائِي مِنْ حُسْنِهِ

محنتی ہیں سیرا مجید اور لاد و امرض ہے

إِنَّ الْحُبَّ عَنِ الْعُذَالِ فِي ضَمْنِهِ

ناصر کی سے سے ہے عاشق ہیستہ بہرا

وَالشَّيْبُ بَعْدَ فِي نَصِيحِ عَمْرِ النَّهْمِ

تہمت سے دور ہے وہ کرتا ہے جب نصیحت

مِنْ جَهْلٍ هَا يَنْذِرُ الشَّيْبُ الْهَرَمَ

منذر ہوا بڑھا یا لیک نہ لی نصیحت

یہ ایک نازک ڈالیوں والا دھرت ہے جو اپنی شرمی کے لئے ضرب المثل ہے اکثر مستحق کی انگلیوں کو اس نعمت کی بنا جو اسے نصیب دیتے ہیں ۱۲۔ یہاں ایک پودا ہے جو فصل بیج میں پیدا ہوتا ہے اسکا بیجول اپنی رر دی نیلے ضرب المثل ہے ۱۳۔ ناصح "عربی لفظ" لائن کے مترادف کسی میں مشتمل ہوتا ہے ۱۴۔ "مؤذره" میں ایک قبیلہ ہے ان کا جتن اس قدر راسخ اور سچا ہوتا ہے کہ اکثر عاشق تاب مجرہ لاکر مرجاتا ہے۔ غدری میں یا نے نسبتی ہے اور مراد اس سے تشبیہ ہے یعنی میرا عشق ابسا ہی راسخ ہے جیسا بوعزہ کا ۱۵۔ آمارہ بالسور یعنی "برائی کے لئے حکم کرنے والا" آمارہ بالسور وہ نفس ہے جو انسان کو ہمیشہ بُرے کام کی ترغیب دلاتا ہے ۱۶۔ منذر بمعنی "ڈرانا والا"۔

أَلَا أَعَدَّتْ بَنِي الْفِيلِ الْجَبِيلَ أَتَرَى
خبر دے گئے کی بنو فیل نے میدان کے

لَوَلَيْتَ أَهْلَكُمَا إِنِّي ذَا أُوقِزُهُ
اگر ماننا پس تو قسم اس کی نہ کر سکی

مَنْ لِي بِرَفِجَاجٍ مِنْ عَوَالِيهِمْ
اگر اسوں سے اکل باز اس کو کوئی رکھے

فَالَا تَرْمِي الْعَاصِي كَسِرْهُنَّ حَقًّا
مت قصد کر کہ نور سے نہوت نہ کر کے

وَالْفِرَّكَاطِ الْفِيلَ أَنْ يَنْتَبِ
انہ طفل ہے جان گرد و آستے پلا سے

فَاصْرِفْ خَوْلَهَا وَحَادِثَانَ تَوَلَّيْهِ
پس روک دے جو اکو اور کر نہ اس کی شامت

رَدَّاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَامِيَةٌ
اسماں حد کرتے وہ اس پر نگاہ دینا

كَدَحْنَتْ لَذَّةَ الْمُرْعَةِ قَاتِلَةٌ
سبک خوشی پہ دل ہے انسان کا بھاتا

وَأَحْسَنَ الزَّائِرِينَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شَمِيمٍ
خوش تر سے بہر اور صافانے کے درمیان

خَيْفَ أَنْ رَاجِيَ عِلْدَ شَيْئٍ
خیرات نہ تھکتے جو میر سے میر کے

لَمَتْتُ بِسَرَّائِلِي فِي مَنِيهِ بِالْكَفْرِ
اگر اس کی بات دیکھ بیدار نہ ہو جیسا

كَمَا يَرُدُّ بِجَاحِ الْفِيلِ بِالْجَحْرِ
تو اس میں جیسے ٹھوڑا اس کا دم سے ہے

إِنْ أَطْعَمْتُ أَوْ لَيْتَوِي مَنَافِعَ الْغَنِيِّ
پس تو کی اشتہا تو بڑی مستی طعام سے ہے

حَبِيبُ السَّرَّاحِ وَأَرْفَضُهَا لَيْفَ طَرِ
تا عمر وہ پیچے گا جہیز سے لگا کر جہیز سے

إِنَّ الْهَوَىٰ قَاتِلُ الْوَلِيِّ الْقَصِيرِ
تا بڑی ہو جائے کی نہ ہو جیسا کی نہ است

وَأَزْهَى اسْتَحْلَاتِ الْمَرْغَى فَلَا تَسِيرُ
میدان جو وہ چاہے چرنے نہ اس میں نہ

مِنْ حَيْثُ لَمْ تَقْدِرْ أَنْ تَسْتَرْزِ الْذَّائِرِ
جنرلی میں زہر جیسے دکھ کے سے ہے کھاتا

فَرُبَّ مَخْصَصَةٍ شَرٌّ مِنْ الدَّخِيمِ
انقصان حوک کے بدتر نہیں سے ہیں زیادہ

وَأَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُمَّ مِنْ عَذَابِ قَبْلِ أَمْتِكَ
اِسْتِغْفِر اے ہو کر یاں پُرسے حرام سے جو

وَخَالِ الْفُتُورَ وَالشَّيْطَانَ وَأَعْيُضَهُمُ
شیطان و نفس کی توہرگز نہ کرا طاعت

وَلَا تُطْعَمُ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا
حاکم نہیں ترے وہ جھگڑے اگر وہ تجھ سے

أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُمَّ مِنْ قَوْلٍ لَا يَحْكُمُ
تجھے خدا سے اس قول با غسل کو

أَمْرًا لَكَ لِي بَرٍّ لَكِنْ مَا أَسْتَمِرُّ رُبَّهَا
کہتا ہوں تجھ سے نیکی۔ کرا اور میں ہوں تیرا

وَلَا تَزِدْ دُونَ قَبْلِ الْمَوْتِ نَافِلَةً
مرنے سے قبل نفلوں کا کچھ ایسا نہ تو شہ

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحَى الظَّلَامَ إِلَى
چھوڑی ہے اپنی سنت جو شب کو جاگے تھے

وَسَدَّ مِنْ سَغِيَا حَشَائِهِ وَطَوَى
جو ٹھوکر کے سب سے پٹا اپنا باندھتے تھے

مِنْ الْحَاكِمِ وَالزَّمَّ حِمِيَةَ التَّدْمِيرِ
یرہیزر کندامت کے پچسہر ہمیشہ کرتو

وَأَنْ هُمَا فَحْضَالُ النَّصِصِ فَاهْتَمِرْ
تہمت ہی اُن کو دینا گروہ کر ہی نصیحت

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ
اگلی نہ مان۔ واقف کروں سے اُن کے تو ہے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِيذِي عَقْمٍ
دی میں نے گویا نسبت ایک بانجھ سے نسل کو

وَمَا اسْتَقَمْتُ قُلُوبِي لَكَ اسْتَقِيمْ
میں کچھ ہوا اور تجھ سے سیدھا ہو کیوں کہوں بچہ

وَلَمْ أَصِلْ سَبَوِي قَرْضٍ لَمْ أَصُمْ
جھوڑے نماز و روزے سب فرض کے علاوہ

إِنْ اشْتَكَيْتَ قَدْ كَاةُ الْفَرْمِ مِنْ وَرَمٍ
یا تشک کہ مشکل تھے دونوں قدم ورم کے

نَحْنُ الْحَجَارَةُ كَسَحَامَتِ زَيْدٍ دَرَمٍ
نازل کر جو اپنی بے تھے پتھروں سے

ملہ مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اس درجے منہل رہتے تھے کہ آپ ایسا معمولی کھانا بھی فرمایا کرتے تھے۔ اور اکثر یہ حالت ہو جاتی تھی کہ آپ کو شدت جوہر کے وجہ سے عبادت الہی میں خلل واقع ہونے کے ڈر سے شکر مبارک یر پتھر کی سل باندھنی پڑتی تھی۔ آپ کی یہ ریاضت شافعیہ اس وقت تاثر ابرجاری رہی جب تک کہ آپ پر آیہ شریفہ (رُفِهَ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْتَعِيَ) نازل نہ ہوئی۔ یعنی شاعری

وَرَأَوْنَاهُ الْجِبَالُ الشُّعْبُ مِنْ ذَهَبٍ

اور ہم نے اسے پہاڑوں کے ایک ٹکڑے سے دیکھا

وَأَكْرَمَتْ نَحْنُ فِيهَا ضَرْبُ وَرَثَةٍ

اور ہم نے اس میں ایک بڑے گھرانے کو

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى اللَّهِ فِي الضَّرِيبَةِ

کیسے کہہ سکتے ہو کہ اللہ کی راہ میں

أَحْمَدُ سَيِّدِ الْكَوْكَبِ وَالْمُتَكَلِّينِ

احمد کو جہاں کے مالک اور بات کرنے والے

أَنْبِيَاءِ الرَّسُولِ الْغَايِ فَلَا أَحَدٌ

ہو وہ نبی ہمارے آئندہ میں اور نہ ہی

يَزُفُّ بِهَذَا أَيْمَانُ شَمْسٍ

حضرت نے یہ کہانی اپنی مسلمانی

إِنَّ الضَّرِيبَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ

معلوم ہوا کہ یہ ٹکڑا ضرر و نقصان

لَوْلَا أَنَّهُ تَعَلَّقَ بِهَذَا الْبَيْتِ الْعَدَمِ

جن کے سب سے دنیا و جود ایسے

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ مِنْ عَجَبِ

دو گروہوں کے عربوں کے عجیب

أَبُو فِي قَوْلِهِ كَيْفَ وَلَا نَحْمَدُ

امیر اور نبی میں سے بہتر نہ آئے کوئی

بقیہ حاشیہ گذشتہ۔ ہمارے رسول جیسے تیرے قرآن میں لے نہیں آتا کہ تم اس قدر مشقت اٹھاؤ اگر آپ سے سوال کیا جاتا کہ یا حضرت جب پروردگار پاک نے آپ کے گذشتہ دوازدہ سالہ جنت میں تھے تو یہ کہہ لیا یہ جنت میں کیوں بروایت فرماتے ہیں تو آپ جواب میں فرماتے تھے "کیا مجھے ایک شکر گزار بندہ نہیں پڑنا چاہیے" لے ذکر ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ لے جو خدا نے ایک سلام و درود کے بعد فرمایا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو تمام دنیا کے پہاڑ ٹوٹنے کے بن جائیں اور ہمیشہ آپ کے ساتھ جہاں آپ چاہیں جایا کریں حضرت نے جواب دیا کہ اسے جبریل نبوی دولت کی ہوس صرف اسی شخص کو ہر سکتی ہے جسے آخرت میں کچھ بہترین کی امید نہ ہو۔ ۱۳۔

۱۴۔ آنحضرت کا زم زم پر اٹل ہے آپ کی آمدنی کا زیادہ تر حصہ ہمیشہ محتندوں اور عربوں کی امداد میں صرف ہوتا ہے ۱۵۔ دوسرے مصرع میں حدیث قدسی (لَوْ كُنَّا لَكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَوَّلَ لَكَ) کی طرف اشارہ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے محمد اگر آپ کا وجود مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو ہرگز پیدا نہ کرتا۔

۱۶۔ جبرہ بن حارث کے کہنے والے نموا اور امصار سب کے کہنے والے خصوصاً "عرب" کہلاتے ہیں ۱۷۔ غزب کے ساتھ تمام ممالک کے باشندوں کو عسکری لغت میں "جہم" کہتے ہیں ۱۸۔

هُوَ الْجَبِيبُ الَّذِي رَجَى شَفَاعَتَهُ	لِكُلِّ هَوٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِرِ
ایسے حبیبہ ہیں جن کی شفاعتوں کی	آگے اچانک آفت تب سے امید رہتی
دَعَى إِلَى اللَّهِ فَالْتَمَسَ كُونَهُ	هَسْتَمَسِكُونِ بِجَبَلٍ غَيْرِ مُنْقَصِمِ
رب کی طرف بلائے تھے وہ بس ان کے پیرو	پکڑے ہیں ایسا سا ہرگز نہ منقطع ہو
فَاَقِ النَّبِيَّ فِي خَلْقٍ وَفِي خَلْقٍ	وَلَمْ يَكُنْ اَوْ لَمْ يَكُنْ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ
اخلاق و حسن میں ہیں سب انبیاء یہ فائق	علم و کرم میں کوئی اون کو ہوا نہ لاحق
وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَواتُ	غُرَفَا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ شَفَا مِنَ الدَّيَمِ
حضرت سے انبیاء سب پاتے ہیں اس طرح سے	دریا سے ایک چلو اک ٹھونٹ یا حیا بارش سے
وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ	مِنْ نَقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلِ الْحَكِيمِ
حضرت کے روبرو ہیں اپنی جگہ کھڑے سب	ارو کے علم و حکمت ہر ایک کا ہے منصب
فَهُوَ الَّذِي تَقَرُّعُنَا وَصُورَتُهُ	تَقَرُّاصُفَا هُجِيبُ اَبَارِ الْشَّيْرِ
معنی نہیں اور صورت میر جب کمال یا با	خاتون نے جن لیا تب ان کو حبیب اپنا
مَنْ عَنِ شَرِّكَ فِي فَحَايِسِهِ	لَجَوْهَرِ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرِ مُنْقَسِمِ
کوئی حسین نہ ہو گا اور آپسا ہو اسے	اور وہ ہیں حسن ان کا ہرگز نہیں بٹا ہے
دَعَى اَدْعَتُهُ النَّصَارَى فِي سَبِيلِهِمْ	وَأَحْكَمُ بِأَيْدِيَّتْ مَا حَافِيَةٌ وَاجْتِهَادُ
چھوڑا سکا کہتی ہے جو عیسائی کو ان کی امت	بھروسہ طرح سے چاہے تو کر بھی کی رحمت

۱۱ لے معنی و صورت بمعنی باطن و ظاہر ۱۱

۱۱ سہ یہ بات عام طور سے مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ م کو تسارے خدا کا بیٹا خیال کرتے ہیں ۱۱

فَانِيبْ اِلَى ذَا لِهٖ نَابِيتٌ مِّنْ شَرَفِ
اَنْبِيَاۤءِ اَمْسَ تَرَنُّنٌ كَرِهَتْ تَوَازُنُ سَنَتِ

اَقَانِ فَضْلُ مَرْسُوْلٍ اَلَّذِي لَيْسَ لَهٗ
فَضْلٌ مَّرْسُوْلٌ مَّا كُنْ مَعِي هَيْسَ

اَلْوَنَاسِبَتْ قَدْ دَرَا اَيَا تَهٗ عَظَمًا
رَبِّ تَحَابِبِي عَالٍ هُوَ كَمَا جَزَايِي

اَلْمُتَمَيِّزَاتُ بِمَا تَعْبَى الْعُقُوْلُ يَدُ
اَمْسَ يَدُ اَمْرٍ اَيَا مِيرَاں ہوں جس کو حق میں

اَعْنَى الرَّوْرِ فَمَعْنَاهُ فَاَيْسَ رِي
اُنْ كِي جَحِي مے شامِ مابز جہاں ہوا ہے

كَالسَّمِيرِ نَظْمٌ لِّلْعَبِيدِ مِّنْ بَعْدِ
جُوں بہر دور سے ہے چھوٹا دکھائی دیتا

اَحَارَتْ عَقُوْلُ الْوَدَىٰ فِي كَيْفِ فَكُنْتُ
حق میں جہاں کی نہ ہوا اُن کی معرفت میں

فَمَا رَأَيْتُ بَعِيدًا اَمِنْ حَقَائِقِهَا
ہرگز نہیں بہارت کچھ اُس سے طے جلتی

وَكَيْفَ يَذَرُكَ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَا
اُس طرح پائے دنیا میں اُن کی مہلیت کو

وَالنَّيْبُ اِلَى قَلْبِ رَدَّ اَنَابَتِ مِّنْ عَظَمِ
محضرت کی تہہ رسے جو صاحبِ ملازمت محض

حَدُّ فِعْرِ رَسَبٍ مِّنْهُ نَاطِقٌ لِّفِعْرِ
طاقت نہیں بشکل اُس میں زبان کھولے

اَحَى اَمْسِيَّةً جِيْنٌ يَدٌ حَتَّى دَارِ اَمْسِ
دوسیدہ ہوئیں کہ نام اُن کا زندگی سے

مَحْصَا عَلَيْنَا قَلَمٌ نَزَبَ وَكَلَمُ
اوردے لطف پس ہم حیران میں اور نہ تار

فِي الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مَعْنَاهُ مُنْفَجِمِ
نزدیک و دور کوئی ایسا نہیں جو سمجھے

صَغِيرَةً وَكُلَّ الطَّرَفِ مِّنْ اَمْرِ
لیکن قریب و دور اکھوں کے ہے ٹھکانا

فِيهِ عِبَادٌ اَتَاهَا الْمَعْبَادُ اِلَاحُ
اُن کے بیان میں گویا حوالوں کی اُنکے بائیں

وَلَا قَرِيْبًا اِلَيْهَا غَيْرُ مُنْعَجِمِ
یا جس کی کہ وہ ہمسایہ ہے گویا ہستی

قَوْمٌ نِّيَامٌ لَّسَاوَاعِنَهٗ اِلَاحُ
خوابیدہ قوم خوابوں سے ہوش کی چیز

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

پس جانتے ہیں اسنا حضرت بھی آدمی ہیں

وَكُلُّ أَيْمَانِي الرُّسُلِ الْكَرَامُ بِهَا

رسل کرام نے ہیں جو سچے دکھائے

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلِهِمْ كَوَالِكُمَا

سورج فضیلتوں کے حضرت ہیں وہ ہیں تائیں

حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمُّ هَذَا

سورج طلوع تاکہ عالم میں ہو گیتا جب

أَكْرَمُ مَخْلُوقِي زَانَهُ خَلْقُ

کیا خوب ان کی خلقت اور خلق اس کی رزیت

كَالزَّهْرِ فِي تَرْفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

گل جیسے تازگی میں اور چاند سے شرف میں

كَأَنَّهُ وَهُوَ قَرْدٌ فِي جَلَالِهِ

ہوتے ہیں گوا کیلے شان جلال یہ ہے

كَأَنَّمَا الْوَلَدُ الْمَكْنُونُ فِي صَدْرِ

گوا کہ سب میں ہیں رکھے چھپا کے موتی

لَا طَيْبَ بَعْدَ لَوْ بَأَصَمَ أَعْطَاهُ

اچھی خوشبوؤں سے قسم نہیں کی مٹی

وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

مخلوق کوئی ان سے بہتر نہیں جہان میں

فَإِنَّمَا انصَلَّتْ مِنْ نُورِهِ بِهَيْمِ

نور حور سے وہ ان انبیائے پائے

يُطْفِرْنَ أَنْوَارُهُا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

ظلمت میں جو جہاں کو انوار میں دکھاتے

هَآءِ الْعَالَمِينَ وَحَيْثُ سَأَلَ الْأَمَمَ

عالم کی ہدایت جی اٹھیں امتیں سب

يَا الْحَسَنُ مُشْتَمِلٌ بِالْبَشَرِ مُتَشَمِّمٌ

شامل تھا حسن جیسے خندہ رول تھی عات

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالذَّهْرِ فِي هَيْمِ

دریا میں وہ کرم کے امت میں دہرہ میں

فِي عَمَلِكِ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي خَشَمِ

ساتھ ان کے لاؤ لکڑ سجھے لے جو اُس سے

فِي مَعْدِنِي مَنَظَرٍ مِثْلِهِ وَمِثْلِهِ

دو معدنوں میں ایسی ہینے کی بولنے کی

طُوبَى لِمَنْ تَسِيقَ مِثْلَهُ وَمِثْلِهِ

مژدہ اُس سے سب جیسے سوکھی ہو یا ہو جی

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طَيْبِ نَحْوِهِ

مولد نے ان کے ظاہر کو طیب کی طرح

يَوْمَ تَقْدِسُ فِيهِ النَّفْسُ الْأَكْمَرُ

ایسے دن میں جس دن یہ نالے بیا تھا

قَبَاتُ أَيْدِي كَيْسَرِي وَهُوَ مُصَلِّحُ

اُس کی ہتھیلیاں تھاکرے کا محل جیسے

النَّارُ حَامِلَةٌ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسْفَافِ

آتش کو یہ آسف غلام اپنا لوڑی تھی

وَسَاءَ مَا وَقَّ أَنْ غَاظَتْ بِجَبْرِهَا

سارہ کو تھی شکایت "فاس" سے جھیل میری

كَانَ بِالنَّارِ قَابًا لِمَاءٍ مِنْ دَسَائِلِ

پانی میں جو تھی آگ کی وہ آگ میں تھی

يُطِيبُ بِنَدَاءِ رَبِّهِ وَنُفُوتِ نَحْوِهِ

کیا خوب تیرا ہے اور انتہا ہے ان کی

قَدْ نَذَرَ وَأَعْلَنَ لِكَبِيرٍ وَالشَّمِيمِ

فخر و ذرات سے حق نے اہل بیت پر

كَسَمْنَا أَصْحَابَ كَيْسَرِي غَيْرُ مُلْتَمِذٍ

بیکھڑ اسدا کی خاطر اُس کا گروہ اُس سے

عَلَيْهِ وَالزَّهْرُ سَامِعِي الْعِزِّ وَزِينَةٍ

چشمہ بھی بیج و علم سے بھولا تھا راہ اپنی

وَمُرَّةٌ وَارِدُهَا الْعِطُّ حِينَ ظَهَرِ

جائے ہو کے غصے پیاسا جو آئے کوئی

حُزْنًا وَبِالْمَاءِ قَابًا لِنَارٍ مِنْ ضَرَرِ

گرمی جو آگ میں تھی پانی میں غم سے وہ تھی

۱۵ م دی ہے کہ آنحضرت صلعم کی ولادت کی شب کو کسرت ہنشاہ فارس کے محل کی دیوار شق ہو گئی تھی
مصرعہ نمائید میں فتح ایران کی طرف اشارہ ہے۔ جو آج تک بمبئی مسلمانوں کے قبضے میں ہے ۱۶

۱۷ ارسوں کی مقدس آگ جو ہزار برس سے برابر روشن تھی اور صد ہا بجاری ہر گھڑی
اس کی پریشانی کیا کرتے تھے۔ آنحضرت کی پیدائش کی سانسٹ پچاسک ہیشہ کے لئے بچھ گئی
نیر ہزارات نے بھی اسی ساحت سے بہنا موقوف کیا بالآخر بھی یہی زور سستہ بدل کے ۱۸

۱۹ لک ساوا طہران اور ہمدان کے مابین واقع ہے۔ اس خطے میں تقریباً چھ میل لمبی ایک
جھیل تھی جس کے کنارے کسادے ہزاروں درجائیں اور باغات تھے۔ آنحضرت صلعم کی پیدائش
کے وقت یہ جھیل بھی سوکھ گئی اور تمام باغات خیرہ و باد ویراں ہو گئے۔

جاءت يدعوتہ الشجر اساجدة

حضرت نے جب بلایا اُسے درخت جسکے

تخت پر بیٹھتا تھا انا رسیجہ دیتا تھا

سجدے کی وہ نشانی چل کر مٹا رہے ہیں

کائنات سطر سطر لیا لکبت

پہنچی تھی سطر کو یا ان خوشنما خطوں کے

مثل النخامة انسا ریسہ سیرۃ

جس طرح ایک بادل چلتا تھا ساقہ اُن کے

اُسمت بالقمر المنشق ان لک

تھے اب تقسم کی مجھ کو تقسم کہ اُن کے

تمشی الیہ علی اس اقبال قد

جیتے تھے یہ لہروں پر وہ کیوں بے قدم تھے

فیضہ من المومنة الا توفی اللقمہ

پر محو کی نشانی ظاہر ہے وسط رہ میں

فروغها من بدایع الخط فی القمر

خاطر لکھا تھا خلک شاخوں نے اُن کی لکے

لقیہ حر و طیر بالبحیر حبی

گرمی سے دوپہر کہ حضرت کو تاب چھا

من قلیہ لیسبہ ما بر وسۃ القسیم

دل کو ہے اُس سے نسبت بھی میری قسم ہے

ایک مرتبہ ایک عرب نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اپنی نبوت نشانی کی طور پر آپ فلاں درخت کو اپنے پاس بلائیں اور ایک درخت کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت نے اُس درخت کی طرف دیکھا۔ وہ روتا ہوا خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ سجدہ بجا لگا کر گویا "اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" عرب نے عرض کی "اے مجھ کو" حضرت نے اشارہ فرمایا اور درختہ داپس ہو گیا۔ یہ مجزہ دیکھ کر سب شرف باسلام ہوا۔ اور حضرت کو سجدہ کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر انسان کو انسان سجدہ کر سکتا تو میں بھی کو اپنے شہر کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ ۱۲ لکھ بیٹے مصر میں سجدہ شمس القمر کی طرف اشارہ ہے۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ کائنات حضرت سے بطور اعزاز میں سجدہ کرنے کی کھینچ کر آئی۔ حضرت نے چاند کی طرف دیکھ کر اشارہ فرمایا۔ چاند فوراً دو ٹکڑے ہو گیا۔ اسے کر کے تین تہوں میں باقی رہا جو ہے یا فخر بدی۔ نگہ اور ملکوں کے لوگ چاند کو وہ ٹکڑوں میں مقسم دیکھ کر نصہ یق کی۔ دوسرے مصر میں حدیث دہل کی طرف اشارہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں بیت المقدس سے مدینہ منورہ میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ نکلیں رہائے تھے وہ سفید ریشہ پر لکھوا کر ایک راف سے بھرا ہوا سونے کا طست لے ہوئے میری طرف چلے آئے۔ بہت قریب آ کر انہوں نے مجھے بگڑا۔ میرا سینہ اور پیٹ میرا دل چاک کیا اور ایک سیاہ لہو کا ٹکڑا دل میں کھا کر بیسکہ بجا ہر وقت میرے دل سے گونج رہا تھا۔ ایک نے لہو خاص حضرت تیرے دل پر بھر لگائی جس سے میرا دل علم و حکمت سے محروم ہو گیا پھر اسے اپنی زبان پر لگا کر دوسرے نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ سرسبز چر گیا۔ اور راف کو اپنی زبان پر لگا کر

وہ اسوی الذاکر من حیث من کو
کے تیل کے کر کے تیار کرنے سے پیدا ہوا

فَالصَّدَقَاتُ فِي الْغَارِ وَالصَّدَقَاتُ فِي
السُّدُورِ وَالدُّعَاءُ وَالدُّعَاءُ وَالدُّعَاءُ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين
والمخلصين من عباده المخلصين

وَقَالَ اللَّهُ أَتُحِبُّ عَنْ مُضَاهَاةٍ
عَنْ خَدَاكَ بِاعْتِزَالِ كَرِيمِي سَادَرَتْ

اسامی الذمویہ واستخرجتہ
رأب تب راہ غیر ستم خوان کا

(۱) اَللّٰهُمَّ غِنِ الْمَدَائِنَ مِنْ دَارِ الْمَدَائِنِ
 (۲) اَللّٰهُمَّ غِنِ الْمَدَائِنَ مِنْ دَارِ الْمَدَائِنِ

یعنی درستیِ ابوابِ المظہرت
یعنی وہ سب کچھ ظاہر ہو گئے جو ان سے

والله اعلم
بما كنا نعبد

وَمِنْ حُرُوفِ مِلَالِ الْكَافِرِ عَمْدُهُ يَكُونُ
 أَتَمُّ مِمَّا كَانَ قَبْلُ فِي سَبْعَةِ أَلْفِ نَسَبٍ

وَهُمْ يَقُولُونَ نَابًا مِّنَ الْغَارِ فَمِنْ أَرْفِهِ
كُوْنَا رَحْمَةً لِّرَبِّكَ كُوْنَا رَحْمَةً لِّرَبِّكَ

خبر السیرۃ لم یکن شیء ولم یجد
حیواناً قریباً اورہ الخوی سے یہ لکھا

و۔ حد بکثرت کی نسبت ظہری میں

الْأَوَّلُ جَوَادُ أَمِينُهُ لَمْ يُضْمِرْ
جب ۱۔ بیاسہارا الخلم ہستی سے چھوڑا

از استنکالت اندی من خبر می
پس سبب بفرزین است مگر اول نایب

ظہورِ نادرِ افریقہ لبّ لبّ اعلیٰ
شکوہِ ہوا و بھوسہ و عوشتِ آگ

و ایست که در قله را غایت و کشف
قد بر من نهی که در این کتب

۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فَمَا تَطَاوَلْ أَمَّا الْمَدْحُ إِلَى

کر سکی ہے نہ رحمتِ جبروت کبھی بھی اتنی

آيَاتُ حُزْنٍ مِنَ الرَّحْمَنِ كَثُرَتْ

اللہ کی طرف سے آیت وہ نئی ہیں

دَامَتْ لَدَيْهَا فَاغْفِرْ كُلَّ مَعْزِرَةٍ

باقی ہیں یہ لہذا ہر معذرت یہ فضل

فَاخْرِبْ قُطْرَ الْأَعَادِ مِنْ حَرْبٍ

سب سے بڑا عداوت بھی جب کے لئے جھگڑا

لَمْ تَقْلَرْنِ بَرْبَانَ وَهِيَ تَحْبِرُنَا

مخصوص ہیں نہ ہرگز وہ کہ زبان سے تاہم

رَدَّتْ بِلَاغَهَا دَعْوَى مَعَارِضِهَا

تجلی اُن کی یہ بلاغت دعویٰ ہمد کا توڑا

كَافِيَهُ مِنْ كَرَمِ الْإِخْلَاقِ وَاللَّهِ

حضرت کی خوبیاں ہوں قصید اس کا یا بزرگ

قَدْ يَمَازُ صِفَةَ الْمُوصُوفِ بِالْقَدْرِ

اور میں پرانے صف موصوف بالستہ ہیں

مِنْ التَّمْيِيزِ إِذَا جَاءَتْ وَلَمْ تَقْدِرْ

میںوں کے سمجھوں سے جب ہو گئے وہ زائل

أَعْدَى الْأَعَادِي إِلَيْهَا مَلِكُ السَّيْرِ

اُن کی مخالفت سے منسوب ہر کے لوثا

عَزِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ رِعْزَارِ

عادہ اور ہم قہاست تھلائی ہیں وہ بہرہ

رَدَّ الْغَيُورُ بِلَا الْجَانِي عَنِ الْحَرَمِ

یوری سے دستِ فاعلم تھوہ نے بھول ہو موڑا

بلکہ قبیلہ عاد - عاد کی اولاد تھے جو ارم - حضرت نوح کے پوتے کے پوتے تھے۔ یہ قبیلہ احقاف اور حضرموت کے ریتیں میدانوں میں آباد تھا۔ ان کے بادشاہ تدا دے تہمت کے پوتے کا ایک بنیابت جو بصورت باغ اور محل بنانے کا حکم دیا۔ اور اس مصنوعی تہمت کا نام ارم پھویر کیا۔ شداد کو خدا ہونے کا دعویٰ تھا۔ جب باغ بکری طیار ہو او شداد اپنی حدائی کی یوری کرنے کے زعم میں بڑے شد و مد سے اپنی طیار کردہ جنت کی طرف چلا۔ دروازے پر پہنچ کر ایک ہی قدم اندر رکھنے یا پا تھا کہ طائر نور و ج تنفس غنصری سے پرواز کر گیا۔ لہذا عاد چونکہ خدا پرستی ترک کر بیٹھے تھے اور حضرت ہود م کی نصیحتیں اُن کے لئے بالکل سیکار ثابت ہو رہی تھیں۔ لہذا اُن پر بھی قہر الہی نازل ہوا اور غدا سب باد صحر سے تھام قبیلہ ہلاک ہوا ۱۲

لَا آمَنَ بِسُجُجِ الْبُحْرِ فَبُذِلَ

تو نہ مانا کہ سوجھ سمندر کے پتھر

فَالْآيَةُ زُرْكَ فَتَنْتَضَىٰ

پھر آیت دکھائی گئی تو وہ ہٹ گیا

فَتَكْفُرُ بِآيَاتِ اللَّهِ وَآيَاتِ رَسُولِهِ

تو کفر کرے اللہ کی آیتوں اور اس کے رسول کی آیتوں سے

فَقُلْ لِلَّهِ الْقُدْرَةُ ۖ إِنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ

تو کہو کہ اللہ کی قدرت ہے کہ وہ اپنے

إِلَهِهِ يَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ

پرستگار کے پاس جو چاہے

وَكُلَّمَا نَزَّلْنَا سَحَابًا مَّرْكُومًا

اور ہر بار جب ہم باریش بھیجیں

فَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا ۚ وَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا

تو اس میں کفر پھیلا دیا

وَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا ۚ وَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا

تو اس میں کفر پھیلا دیا

وَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا ۚ وَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا

تو اس میں کفر پھیلا دیا

وَقُلْ جَعَلْتُ الْقُرْآنَ حَرَامًا

اور کہو کہ میں قرآن کو حرام بنا دیا

وَلَا تَكْسَامُ عَلَىٰ آلِهَةٍ إِلَّا مَا نَأْمُرُ

اور نہ سوچو کہ میں تم کو اللہ کے سوا

بِإِلَهِ إِلَّا مَا نَأْمُرُ ۚ وَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا

پرستگار کے سوا جسے میں حکم کرتا ہوں

لَقَدْ طَعَنَ الْمُشْرِكُونَ بَيْنَ الْأَعْيُنِ

پھر مشرکوں نے ان کے درمیان

لَطْفًا ۚ وَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا ۚ وَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا

دلجوئی سے اور کفر پھیلا دیا

مِنْ أَعْيُنِ الْمُشْرِكِينَ ۚ وَنُفِثَ فِيهَا كُفْرًا

ان کے درمیان سے اور کفر پھیلا دیا

فَالْأَعْيُنُ عَلَىٰ آيَاتِ اللَّهِ تُبْصِرُ

پھر آنکھیں اللہ کی آیتوں پر

فَالْأَعْيُنُ عَلَىٰ آيَاتِ اللَّهِ تُبْصِرُ

پھر آنکھیں اللہ کی آیتوں پر

فَالْأَعْيُنُ عَلَىٰ آيَاتِ اللَّهِ تُبْصِرُ

پھر آنکھیں اللہ کی آیتوں پر

۱۲

تفسیر: ان سے وہ ترازو منسوب ہے جس میں وزنیات انسان کے اعمال تولے جائیں گے۔ بل سب کو پھر عطا ہو جس کے دیر سے گزرا کر جنت تک پہنچا ہے۔ بل تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ ہارک ہے۔

قَدْ تَنَكَّرَ الْعَزِيزُ خُضْرَاءَ الشَّمْسِ مِنْ رُكْبَةٍ

ہمارے آنکھ سوچ کی روشنی نہ دیکھے

يَا خَيْرَ مَنِ الْعَالَمُونَ سَاحَتَهُ

سے بہتر من ان میں من یا اس مہدے والے

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرَى لِعَبْدٍ

ہیں مہدی کی فاطمہ سب سے بڑی علامت

سَرَّيْتُ مِنْ حَرِّ كَيْلٍ إِلَى حَرِّ مَرِّ

اے مجھے آپ شب میں سوئے حرم حرم سے

وَبِتَّ تَرْتُّ إِلَى أَنْ نَبْلُغَ مَزْلَكَةَ

چڑھتے رہے یہاں تک تھی دو کمان کی دوری

وَقَدْ كُنْتُ بِمَنْعِ الْإِنْبِيَاءِ بِهَا

آگے گیا تھا منکر نبیوں نے اور رسل نے

وَأَنْتَ تَخْتَلِقُ السَّبْعَ الطَّبَاقِي هِمَمٍ

سات آسمان سے گذرے ساتھ اوٹگو اپنے پیکے

وَيُنَكِّرُ الْغَمِطَةَ الْمَاءَ مِنْ سَقَةٍ

بانی کا ذالک کتب ہمارے منہ کو آئے

لَسَعِيًا وَقَدْ مَوَّجُونَ لَا تَبْرَأُ الرُّسُودَ

یٹھونہ تیز اور ٹوں کی یا آئیں پاؤں جمل کے

وَمَنْ هُوَ الْيَحْمَةُ الْعُظْمَى لِعَبْدٍ

اور ختم کے خاطر سے بڑی ہیں نسبت

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَجٍّ مِنَ الظُّلُمِ

تار کیوں میں شب کی چلتا ہے چاند جیسے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُلْزِمْ رُكْبَةً

پایا مقام ایسا پہچا بہ سار نہ کوئی

وَالرُّسُلُ تَقْدِيرُ تَحْدِيدٍ وَرِعَايَةٍ

اسما پہچانے جیسے آقا خادم کے ہو وہ آگے

فِي مَوْكِكَ أَنْتَ فِيهِ صَاحِبُ الْعَالَمِ

ایسے جلوس میں کہ سرور و ارجمند تھے تھے

۱۲۔ مستشرقین حضرت اپنے والا اور ختم نبی خلیفہ اپنے والا ۱۲

۱۳۔ جب کی شامیوں شب ہجرت کے پانچ سال قبل اور بعض روایت کے مطابق ایک سال قبل حضرت رسول کریم
ہستہ اللہ الحرام سے نیست براتی پر آگے ان میں بیت المقدس تشریف لگے جو کہ سے چالیس میل ہے یہاں تادم دنیا
سلف حاضر تھے آپ نے مقدم ہو کر دو رکعت نماز پڑھائی ۱۲

۱۴۔ بیت المقدس سے حضرت سوئے آسمان بڑھے اور ساتوں آسمان سے گزرتے ہوئے سرس کر کے اور سرور و اللہ نبی سے جس کے
بڑھنے اور حق عوام سے استا قرب فاکہ جب و محبوب کے درمیان صرف دو کمان کی فاصلہ رہ گیا ۱۲

مَنْ إِذَا لَمْ يَدْعُ تَسْبِيحًا وَتَسْتَجِيرًا

مَنْ تَعْبُدُ فِيهِ رُوحًا فَهُوَ رُوحٌ فَتَسْبِيحٌ

خَفِضَتْ كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

تَسْتَجِيرُ فِيهِ رُوحٌ فَهُوَ رُوحٌ فَتَسْبِيحٌ

كَيْفَ تَقُولُ يَوْصِلُ إِلَى مَنْ سَبَّحَ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

تَحْزَنُ كُلُّ شَيْءٍ غَيْرُ مُشْتَرِكٍ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

وَعَزَّادُ الرَّكَّةِ وَلَيْتَ مِنْ رَبِّ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

بَشَرِي لَنَا مَحْشَرُ الْإِسْلَامِ إِنْ لَنَا

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

لَيْسَ إِذْ عَلَّمْنَا لَنَا طَاعَتَهُ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

لَمْ يَكُنْ يَوْمَ تَعْبُدُ فِيهِ رُوحًا فَهُوَ رُوحٌ فَتَسْبِيحٌ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

تَسْتَجِيرُ فِيهِ رُوحٌ فَهُوَ رُوحٌ فَتَسْبِيحٌ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

تَحْزَنُ كُلُّ شَيْءٍ غَيْرُ مُشْتَرِكٍ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

مَنْ إِذَا لَمْ يَدْعُ تَسْبِيحًا وَتَسْتَجِيرًا

مَنْ تَعْبُدُ فِيهِ رُوحًا فَهُوَ رُوحٌ فَتَسْبِيحٌ

خَفِضَتْ كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

تَسْتَجِيرُ فِيهِ رُوحٌ فَهُوَ رُوحٌ فَتَسْبِيحٌ

كَيْفَ تَقُولُ يَوْصِلُ إِلَى مَنْ سَبَّحَ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

تَحْزَنُ كُلُّ شَيْءٍ غَيْرُ مُشْتَرِكٍ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

وَعَزَّادُ الرَّكَّةِ وَلَيْتَ مِنْ رَبِّ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

بَشَرِي لَنَا مَحْشَرُ الْإِسْلَامِ إِنْ لَنَا

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

لَيْسَ إِذْ عَلَّمْنَا لَنَا طَاعَتَهُ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

لَمْ يَكُنْ يَوْمَ تَعْبُدُ فِيهِ رُوحًا فَهُوَ رُوحٌ فَتَسْبِيحٌ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

تَسْتَجِيرُ فِيهِ رُوحٌ فَهُوَ رُوحٌ فَتَسْبِيحٌ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

تَحْزَنُ كُلُّ شَيْءٍ غَيْرُ مُشْتَرِكٍ

يَا كَرَمًا فَدَارَ ضَافَةً إِذَا

تَحْزَنُ كُلُّ شَيْءٍ غَيْرُ مُشْتَرِكٍ

رَأَيْتُ قُلُوبًا لِحَدِّ أَنْبَاءِ بَيْتِيهِ

اخبارِ بیتِ شکرِ دلِ رستمنوں کے کاسے

مَا زَالَ لِقَائِي فِي كُلِّ مَعْرَكٍ

میرے ہر جنگِ جاری میں رستمنوں سے محشر

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا وَالْيَغِيظُ وَنَدَبَهُ

میرے غلبہ کا تھا اتنا کہ چاہتے تھے

مَقْصِدُ الْبَالِي لَا يَكْذِبُ قَوْلُهُ عَلَيْهَا

راہیں گذر تیں لیکن وہ جانتے نہ کہتے

كَأَنَّهُ الَّذِي يُضَيِّفُ حُلَّ سَاحَتِهِمْ

اُترا تھا ان کے گھر میں جس کے گویا ہاں

يُخْرِجُ مِنْ الْأَبْطَالِ مَلَطَظِهِ

لیتے تھے ساتھ دیا کھوڑوں کے شکر دیا

مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ تَسْبِيحُ

رہ لڑتے تھے جو طالبِ ثواب کے تھے

حَتَّى غَدَتْ يَلَهُ الْأَسْلَافُ رُحْمُهُمْ

عزیمت کے بعد مضبوطِ اسلام کا ہوا تھا

مَكْفُولَةٌ أَبَدًا بِسَيِّدِ رِجَالِ

نئی بہترین تو ہر اور باپ کی کفالت

كُتِبَتْ أَجْفَاكَ خُفْلًا مِنْ الْغَنَمِ

لاہر وا جیسے بھڑ میں جو نکلیں بھار میں کے

حَتَّى حَكَا بِالقَنَا لِحَمَا عَلَى وَصِيمِ

کہہ دے یہ گزشتہ جیسی اُن کی ہولی محسوسات

أَسْلَاءُ سَأَلْتُمْ مَعَ الْعُقَبَاءِ وَالرَّحِمِ

مزدوں کی جا انھیں لے چیل اور عقاب اُڑتے

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ كِبَالِي لَا شَيْءَ الْحَرَمِ

جب تک حرمِ ہیمنوں کی راستہ وہ نہ ہوتی

يَكُنْ قَوْمِي إِلَى الْحَمِيدِ الْعَدَا فَرِيرِ

ساتھ اپنے لیے بہادر فوجِ عدی کے حواں

يُخْرِجُ مِنْ الْأَبْطَالِ مَلَطَظِهِ

کرتے بہادروں کی موج گراں سے حلا

لَيْسَ طَوْفُ مَسْتَأْصِلٍ بِالْكَفْرِ مَطْلَبُ

بربادِ کفر میں لڑتے تھے عزم کر کے

وَمِنْ بَعْدِ غَرْبِ بَيْتِي أَوْ صَوْلَةُ الرَّحِمِ

اُن کی مدد سے آخر دنیا سے خوب برشتا

وَأَخِيرَ يَجْلُ فَلَمْ تَيْتَرْ وَلَمْ تَلْمِ

بیوہ ہوئی نہ اُس پر آئی سستی حات

سَاوَرِ اَیْمَنُ مَرْحُومٌ فِی سَنَةِ ۱۰۰۰
جوڑیہ پور سے ہے جگہ ان کے

مَصُولُ حَسْبُ لَہُمْ اَدھُنِیْنِ اَوْ حُو
تھے جوڑیہ پور سے ہے جگہ ان کے

مِنْ الْعِلَیِّ مَسْجِدٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ
دہن کے گاہے مسرت، آنی مٹی جب آئے

اَقْلَامِیَّةٌ حُرُوفٌ حَسْبُ شَیْءٍ مَّجِیْدٍ
جھوڑیہ حروف جس کا کہ بنیر نقطی

وَالْوَسْرَ دَیْمًا زُیَالِیَّةٌ اَمِنْ السَّالِی
سیلے جیسے جانے تو گل کو جھاڑ پور سے

سَاوَرِ اَیْمَنُ مَرْحُومٌ فِی سَنَةِ ۱۰۰۰
جوڑیہ پور سے ہے جگہ ان کے

مَصُولُ حَسْبُ لَہُمْ اَدھُنِیْنِ اَوْ حُو
تھے جوڑیہ پور سے ہے جگہ ان کے

مِنْ الْعِلَیِّ مَسْجِدٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ
دہن کے گاہے مسرت، آنی مٹی جب آئے

اَقْلَامِیَّةٌ حُرُوفٌ حَسْبُ شَیْءٍ مَّجِیْدٍ
جھوڑیہ حروف جس کا کہ بنیر نقطی

وَالْوَسْرَ دَیْمًا زُیَالِیَّةٌ اَمِنْ السَّالِی
سیلے جیسے جانے تو گل کو جھاڑ پور سے

سلسلہ جنگ بدر ہجرت کے دو سال بعد زمین بدر پر ہوئی جوئے اور مدینے کے درمیان
ایک پانی کا مقام ہے۔ ہوسنیان ۲۰ - ۳۰ آدمیوں کے ایک قافلے کے ساتھ
شام سے گئے کو واپس آ رہا تھا۔ راہ میں حضرت کے چلے کے خوف سے اُس نے کچے
سے مردمانگی وہاں سے ابوبہل کی ماتحتی میں ایک ہزار جوان روانہ ہوئے۔
در بدر مقابلہ ہوا سخت لڑائی کے بعد مسلمان فتح ہوئے۔

حک حسیں آج سے آٹھ سال بعد کے سے دس میل کے فاصلے پر حنیس نامی داوی میں
ہوئی۔ سرت مخالف قبیلہ ہوا زن تھا۔ مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ مخالفین کے
حملہ آور ہونے سے پہلے تو مسلمان بیدل ہو گئے۔ مگر آنحضرت کے استقلال سے میدان
مسلمانوں کے ہی ہاتھ رہا۔

تہہ رہنے سے چار میل جانب شمال ایک پہاڑ ہے ہجرت سے تیسرے سال اس مقام پر کفار سے
سخت جنگ ہوئی اُن کی تعداد تین ہزار تھی اور مسلمان صرف ایک ہزار تھے۔ گو کہ مسلمانوں کے پاس پہاڑ
ہتھیار تھے۔ مگر اگر کثرت اپنی سے فتح ابھری کی دہائی ۱۱

تَهْدِي إِلَيْكَ رِيَّاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
تجربہ تک ریاہ نصرت لائیں گی اُن کی خوشبو

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبَتْ رَبِّي
اُن کی مثال یہ ہے عزموں کی بختگی میں

طَارَتْ قُلُوبُ الْعَدُوِّ بِأَسْبَاطِهِمْ
سُطُوت سے اُن کی اڑنے والی تہوں نے اُن کے

وَمَنْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ نُصْرَتَهُ
پہنچے خدا ہوں جسکی مدد دے ہر دم

وَلَنْ تَرَى مِنْ دُونِي غَيْرَ مُنْقَضٍ
ہے فتح دوستوں کو اُن کی مدد سے ملتی

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِزْبِ مِلَّتِهِ
ہمت کے اپنی گروہ میں آست کو اپنی رکھا

كَرَّجَدَلْتُ كَلِمَاتُ اللَّهِ مِنْ جَدَلِي
اُن کے محافل کو قرآن نے چپ کیا ہے

كَفَّالِي بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مَعِجَزَةٍ
امی تھے اور عالم ہے مجھ سے یہ کافی

خَدَمَتْهُ بِمَدِيحِ اسْتَقِيلَ بِهِ
اُس عمر کے گزرتے میں مدح کرنے اُن کی

فَتَحَسَّبُ الزُّهْرُ فِي الْأَمَارِكِ كُلِّ كَيْفٍ
سمجھگا بچوں کیوں میں تو ہر سادروں کو

مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَلَا مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ
جھاڑی ہوں جیسا پریشانی فرس چو دہری

فَمَا تَفَرَّقَ بَيْنَ السَّهْمِ وَالسَّهْمِ
بھیڑ اور بہادروں کی جاتی تیز اُن سے

إِنْ تَلَقَّاهُ الرَّسَدُ فِي أَبْجَانِهَا تَحِيحُ
ہمیشہ میں پسے اُس سے ملے ہو سیر کو عمر

يَا وَلَا مِنْ عُدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَضٍ
بہشت حد و ہمیشہ اللہ نے سہ سے توڑی

كَالَّذِي جَلَّ مَعَ الْأَسْبَالِ فِي الْأَجِيرِ
ہمیشہ میں شیر چوں اہل بچوں کے ساتھ رہنا

فِيهِ وَكَرَّ مُخَصَّصَ الْبُرْهَانِ مِنْ خَصْمِهِ
ہمارا جھگڑنے والا بھی دلیل سن کے

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالنَّارِ يُبْقِي السَّهْمَ
کامل ادب میں جبکہ بچپن سے تھی پتلی

ذُنُوبَ عَمْرٍ مَضَى فِي السَّعْرِ وَالْخَدْرِ
طالب ہوں عفو کا جو شمع و حدم میں گزرتی

زِدْكَ لِيْ اَنْتَ اَعْتَنِيْ عَوَاقِبُهُ

ذالک میں سے ذریعہ نفع کا اپنی

اَلْحَمْدُ مِمَّنِ الْقَبْرِ اِلَى الْحَيَاةِ وَمَا

نہ دوں واپس ملے گا کہ میرے لئے

فِيْهَا حِسَارَةٌ تَنْتَبِهُ فِيْ تَجَارِمِهَا

نقدیں ہر سے ہر بار میں اُٹھایا

اَوْ مِنْ يَبِيعُ اِحْدَى مِثْلِهِ لِعَاجِلِهِ

بک کر اپنے لئے دیا کے جو عرصہ میں

اِنْ اَنْتَ ذَنْبًا تَهْدِيْ يَمْتَنِعُ

میں نے گزرتے ہو وہ نہ چل سکیگا

فَاَنْ لَوْ فِيْ مِثْلِهِ يَتَسَمَّى سَيِّئِي

پہر ایسا ہے زمرہ حضرت نے نام دیکھے

اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ مَعَادِيْ اَحَدًا يَبِيْدُ

تو اس کے گھر حضرت فضل امر بکھ کر کے

حَاشَاكَ اَنْ تُجِرَّ مَالًا اَوْ حَيَاةً

محروم جائے طالب جس نہیں یہ ان سے

وَمُسْذُرُ الزَّمْتِ اَفْكَارِيْ مَعْدُ لِحُكْمِ

مکروں پر اپنی رائے کی ان کی میرے

كَابَنِيْ يَهْدِيْ مِنْ الشَّعْمِ

قریب کا ادب میں سے گویا کہ فاضل

حَصَلَتْ اِلَيْهِ اِلَافَةُ اَلْاُمَمِ وَالْاُمَمِ

مسل میں نہ است ملے میں اور کہ بھی

لَمْ يَشْرَ الْاَلَمِ بِالْزُبَا وَلَمْ يَسْمَعْ

اُنہ کے ہرے دیر کو، فرس نہ سنا

يَكُنْ لَهُ الْغَنَاءُ فِيْ يَبْعِ وَفِيْ سَلَمِ

نقدان ہوا کا فاضل ہر سو سے یہ بھی نہیں

مِنْ اَلْبَيْتِ وَتَحِيْلُ مَبْصَرِهِ

حضرت کا اور ان سے لئے گا میرا شستا

مُحَمَّدٌ اَوْ هُوَ اَوْ فِيْ الْخَلْقِ بِالَّذِيْ قِمِ

بھگو محمد اور اس وعدے کے آپ کے

فَضْلًا وَلاَ اَفْضَلَ مِنْ اَللَّهِ الْعَدَمِ

عشر میں باقی میرا تو اپنے پیچھے چلے

اَوْ يَرْجِعَ اِلَى اَمْنِهِ عَزِيزٌ مَحْدُوْمِ

دیں اسکو یا نہ عزت جہان کا آہہ اسے

وَجَدْنَاهُ اِلَى اَصْحَابِ مَلِكٍ

اک بہترین وسیع پایا نجات کا ہے

وَلَنْ يَقُوتَ الْغَنَىٰ مِنْهُ يَدًا تَرَبَّتْ

یادوں کا ان کی بخشش نیکی سے گوہوں خالی

وَلَمْ يَأْرَدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي أَقْطَعَتْ

دنیا کی دولتوں کی بھگو نہیں مندرورت

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنْ الْوُدِّ بِهِ

اے اکرم زمانہ ہرگز نہیں سہارا

وَلَنْ يُضَيِّقَ رَسُولَ اللَّهِ جَاهُكَ رُبِّي

میری نجات حضرت مشکل نہیں ہے تم پہ

فَإِنْ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا

پس آپ کی سخا سے دنیا ہے اور عسبانی

يَا لَقَيْسٍ لَا تَقْطَعْ مِنْ زِلَّةٍ عَظُمَتْ

رت نا امید ہو جاں گرچہ خطا بڑی ہے

لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّي حِينَ يَقْبَلُهَا

شاید خدا کی رحمت بائیکجا جب وہ اُسکو

يَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُعْجَسٍ

بارب نہ ہوں امیدیں بھد یا سیر سی اٹلی

وَالْطُّفُّ لِعَبْدٍ لَوْ دَارَ بَيْنَ لَهْ

کرطفہ دو جہاں میں بند ہے یہ اپنے مولا

إِنْ الْحَيَاةُ فِي الزَّهْرِ فِي الْأَكْمَدِ

یہو لوں کو ہے آگاہی بارش چٹان پر بھی

يَذَارُهُ نِيرُ بَوَاثِنِي عَلَى هَرَمٍ

دولت زہرے لی جوں لکھ ہر م کی جہت

يَسْأَلُكَ عُنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ التَّحِي

تیرے سوا کوئی بھی دُکھ جب ہو مجھ پہ آیا

إِذَا الْكَوْنُ يُرِيحُنِي بِأَسْمٍ مُنْتَقِمٍ

الذہب تجلی خود بن کے منتقم دے

وَمِنْ عُلُومِكَ عَلَمُ الْوُجُوحِ وَالْقُلُوبِ

علموں سے آپ کے علم ہے لوح اور قلوب کا

إِذَا الْكِبَارُ فِي الْغُفْرِ أَنْ كَاللَّامِ

بخشنے تو ہیں کبار چھوٹے گناہ جیسے

تَأْتِي عَلَى خَيْلٍ لِعُصَيَّانِ الْفَتَمِ

تیرے گناہ جتنی لمبا کی وہ بھگو

لَكَ دَيْكَ وَاجْعَلْ خِيَابِي غَيْرَ مُخَرَّمٍ

میرا حساب کر دے یارب خطا سے خالی

صَابِرًا مَتَى تَزْعُمُ الْأَهْوَالُ سَهْلًا

درپیش جب ہوں خطر حاتم ہے صبر کا

وَأَيُّزَن لِّسُحُوبٍ لِّقِيَّتِكَ أَلَمَّا	عَلَى النَّبِيِّ مُسْهِلٌ وَمُنْجِيٌّ
صلوٰۃ کے تو ابھی بادل کو حکم کر دے	کرمت سے وہ جی ہر ایک آن پر سے
وَالْأَكَلِ وَالصَّحْبِ النَّاسِ يَعِزُّ لِيُنْجِي	أَهْلَ النَّفْيِ وَالنَّفْيِ وَالْهَلَامِ وَالْكَرَمِ
آن اور اون کے اصحاب اور تابعین کو	قوت سے کئے حکم کے میں جو اہل اور کرم کے
يَارَحِمَتْ عَذَابَاتِ الْبَابِ رِيْضٌ صَبَا	وَأَصْرَبَ لِعَلَّاسِ حَادِي الْعَلَمِ وَالنَّفْيِ
جب تک سرور کی شاخیں باد صبا ہلائے	اور نژادوں کو اون کا حادی کا کر طرب میں لائے

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَرَّمَهُ دَوْمًا وَمَدَّوْحًا كِي بَرَكْتَ سَيِّدَ اس ترجمے سے دسمبر ۱۹۲۵ء
تیسویں شب کو گیارہ بجے فراغت ہوئی

از طفیل حضرت خیر الانام
ترجمہ یارب یوم مستبول عام

الشَّمْسُ الْمُوَيْدِي

2174

